4815CH05

چند مناظرِ قدرت

ابنِ انشا

اصل نام : شیر محمد خاں قلمی نام : ابن انشا وطن : جالندھر
پیدائش : 1927 وفات : 1979

ابنِ انشا کا شمار جدید دور کے سب سے ممتاز مزاح نگاروں اور شاعروں میں ہوتا ہے۔ ان کی شاعری پر ہندی روایت اور گیتوں کی زبان کا گہرا اثر ہے اور وہ اپنے رنگ میں منفرد ہیں۔ ان کے کئی شعری مجموعے شائع ہو چکے ہیں جن میں ''چاند نگر'' کو سب سے زیادہ شہرت اور مقبولیت حاصل ہوئی۔ اسی طرح ان کی نثر کا ذائقہ بھی دوسرے مزاح نگاروں سے الگ ہے۔ مزاح پیدا کرنے کے لیے وہ لطیفوں کا سہارا نہیں لیتے۔ ان کے بیان میں فطری بے ساختگی کا عنصر نمایاں ہے۔ اسلوب سیدھا سادا ہے۔ لیکن اپنی طباعی اور ذہانت سے وہ عام واقعات کے بیان میں بھی ہنسی اور لطف کا پہلو ڈھونڈ لیتے ہیں۔ ابنِ انشا اپنے سفرناموں کے لیے خاص طور پر جانے جاتے ہیں۔ ان کے سفرناموں میں ''چلتے ہو تو چین کو چلیے''، ''دنیا گول ہے''، ''آوارہ گرد کی ڈائری''، ابن بطوطہ کے تعاقب میں'' اور ''نگری نگری پھرا مسافر'' بہت مشہور ہیں۔ ان کی دوسری کتابوں میں ''اردو کی آخری کتاب'' کو بہت شہرت ملی۔ ''چند مناظرِ قدرت'' اسی کتاب سے ماخوذ ہے۔ ان کی کئی کتابوں کے ترجمے ہندی اور دیگر زبانوں میں بھی شائع ہو کر مقبول ہو چکے ہیں۔

آسمان

ذرا نظر اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھو۔ کتنا اونچا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کوئی اس سے گرے تو بہت چوٹ آتی ہے۔ بعض لوگ آسمان سے گرتے ہیں تو کھجور میں اٹک جاتے ہیں۔ نہ نیچے اُتر سکتے ہیں، نہ دوبارہ آسمان پر چڑھ

© NCERT not to be republished

سکتے ہیں۔ وہیں بیٹھے کھجوریں کھاتے رہتے ہیں۔ لیکن کھجوریں تو کہیں کہیں ہوتی ہیں، ہر جگہ نہیں ہوتیں۔

کہتے ہیں پہلے زمانے میں آسمان اتنا اونچا نہیں ہوتا تھا۔ غالبؔ نام کا شاعر، جو سو سال پہلے ہُوا ہے، ایک جگہ کسی سے کہتا ہے:

کیا آسماں کے بھی برابر نہیں ہوں میں؟

جوں جوں چیزوں کی قیمتیں اونچی ہوتی گئیں، آسمان ان سے باتیں کرنے کے لیے اوپر اٹھتا چلا گیا۔ اب نہ چیزوں کی قیمتیں نیچے آئیں نہ آسمان نیچے اُترا۔

ایک زمانے میں آسمان پر صرف فرشتے رہا کرتے تھے۔ پھر ہَما شُما جانے لگے۔ جو خود نہ جا سکتے تھے ان کا دماغ چلا جاتا تھا۔ یہ نیچے زمین پر دماغ کے بغیر ہی کام چلاتے تھے۔ بڑی حد تک اب بھی یہی صورت ہے۔

پیارے بڑو! راہ چلتے میں آسمان کی طرف نہیں دیکھنا چاہیے تاکہ ٹھوکر نہ لگے۔ جو زمین کی طرف دیکھ کر چلتا ہے اس کے ٹھوکر نہیں لگتی۔

ستارے اور ہلال وغیرہ

واہ واہ! کیا سُہانا منظر ہے۔ ستارے یہاں سے وہاں تک چھٹکے ہوئے ہیں۔ ان کی کثرت سے گمان ہوتا ہے جیسے میٹرک کا ریزلٹ شائع ہوا ہو۔ ادھر ایک ہلال بھی جگمگا رہا ہے۔ آسمان کی رونق بڑھا رہا ہے۔

ستارے چمکتے دمکتے بہت بھلے معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن کبھی کبھی ٹوٹ کر گر بھی جاتے ہیں۔ جب یہ مٹّی میں مل جائیں تو کوئی نہیں پوچھتا۔

ہلال یعنی نئے چاند کو پُرانے لوگ دوٗر ہی سے دیکھا کرتے تھے اور سلام کیا کرتے تھے، وہ بھی عید، بقرعید

© NCERT not to be republished

پر۔ اُس زمانے میں یہ چپ چاپ آپ ہی آپ نکل آتا تھا۔ پھر ایسا دور آیا، کہ لوگوں نے کھدیڑ کر نکالنا شروع کر دیا، بلکہ آپس میں لڑتے تھے کہ کون نکالے۔ چاند کے لیے بڑی مشکل ہوتی تھی کہ سرکار کا کہا مانے یا لوگوں کا۔ بے شک اتنی بڑی قوم کے لیے ایک دن کی عید کافی نہیں۔ یکے بعد دیگرے دو تین دن کی تو ہو۔ لیکن اس میں سر پھٹوّل بہت تھی۔ اب یہ سلسلہ بند ہے، اور یہ بات ہمیں پسند ہے۔

عید کا پیغام لانے کے علاوہ چاند کا کوئی خاص مصرف نہ تھا۔ بس شاعر اور چکور وغیرہ اس سے بات کر لیتے تھے۔ یا پھر ان بستیوں میں جہاں بجلی نہیں، یہ لالٹین کا کام دیتا تھا۔ کچھ عرصہ ہُوا ولایت والوں کو اس کے پیلے رنگ

سے خیال ہوا کہ یہ سونے کا بنا ہوا ہے۔ آخر اُڑ کر جا پہنچے اور کالی کالی مٹّی کی بوریاں بھر لائے۔ یہاں آ کر معلوم ہوا کہ ایسی مٹّی ، بلکہ اس سے اچھّی مٹی تو یہاں بھی ڈھیروں ہے۔ بہت پچھتائے۔

ہوا

یہ ہوا— تحقیق نہیں ہو سکا کہ اتنی ہوا کہاں سے آ گئی کہ ایک الگ محکمہ آب و ہوا کا بنانا پڑا۔ ہوا عجیب چیز ہے۔ یہ آگ کو جلاتی ہے۔ چراغ کو بجھاتی ہے۔ جہاز اسی سے چلتے ہیں، اسی سے ڈوبتے ہیں۔

لوگوں کی زندگی کا مدار ہوا پر ہے۔ ہوا نہ ملے تو لوگ مر جاتے ہیں۔ ویسے کھانا نہ ملنے سے بھی مر جاتے ہیں۔ لیکن ہوا نہ ملنے سے جلدی مر جاتے ہیں۔ اسی لیے تو کوئی غریب آدمی کسی بڑے آدمی کے پاس کوئی سوال لے کر جاتا ہے تو یہ جواب پاتا ہے کہ ''جاؤ ہوا کھاؤ۔''

© NCERT not to be republished

بڑے لوگ یہ مشورہ نہ دیتے تو بہت سے غریب کچھ اور کھا کر اب تک مر گئے ہوتے۔

ہوا کے نقصانات بھی ہیں۔ بعض لوگوں کو یہ بہت اونچا اُڑا کر لے جاتی ہے اور پھر پٹخ دیتی ہے۔ بعض کے پیٹ میں بھر جاتی ہے بعض کے سر میں۔ دونوں صورتوں میں تکلیف ہوتی ہے۔ اس شخص کو بھی، اور دوسروں کو بھی۔

ہوا میں وزن بھی ہوتا ہے لیکن بہت کم۔ پرانے لوگ جو اس کی کمند میں پھنس جاتے تھے، فارسی میں خدا سے دُعا کیا کرتے تھے— کہ کریما! ہمارے حال پر بخشِش کر۔ اب لوگ نہ فارسی پڑھیں، نہ یہ دُعا کریں، نہ ان کی بخشِش ہو۔

پہاڑ

اِن پہاڑوں کو دیکھو۔ بعضوں کی چوٹیاں آسمان سے باتیں کرتی ہیں۔ کیا باتیں کرتی ہیں؟ یہ کسی نے نہیں سُنا۔ پہاڑوں کے اندر کیا ہوتا ہے؟ معلوم نہیں۔ بعض اوقات پہاڑ کو کھودو، تو اندر سے چوہا نکلتا ہے۔ بعض اوقات چوہا بھی نہیں نکلتا۔ جس پہاڑ سے چوہا نکلے اسے غنیمت جاننا چاہیے۔

جو لوگ پہاڑوں پر رہتے ہیں ان کو گرم کپڑے تو ضرور بنوانے پڑتے ہیں لیکن ویسے کئی فائدے بھی ہیں۔ پہاڑوں پر برف جمتی ہے جو ان لوگوں کو مفت مل جاتی ہے۔ جتنا جی چاہے پانی میں ڈال کر پئیں۔ برف میں رہنے والوں کو ریفریجریٹر بھی نہیں خریدنے پڑتے۔ پیسے بچتے ہیں۔

جو پہاڑ بہت سر بلندی دکھاتے ہیں، ان کو کاٹتے ہیں اور کاٹ کر ان کے پتّھر سڑکوں پر بچھاتے ہیں۔ لوگ انھیں جوتوں سے پامال کرتے گزرتے ہیں۔ جو پتّھر زیادہ ہی سختی دکھائیں وہ چکّی میں پستے ہیں۔ سُرمہ بن جاتے ہیں۔ سارا پتھرپن بھوُل جاتے ہیں۔

ابر

یہ ابر ہے۔ اب سائنس کا زمانہ ہے۔ کوئی بچّہ بھی بتا دے گا کہ ابر کیا ہوتا ہے۔ مرزا غالبؔ اتنے بڑے شاعر ہو کر لوگوں سے پوچھتے پِھرا کرتے تھے کہ

ابر کیا چیز ہے، ہوا کیا ہے؟
ہماری ناقِص رائے میں مرزا غالبؔ نے سو سال پہلے پیدا ہو کر غلطی کی۔

بعض اوقات لوگ ابر کو بلوانے کے لیے دعائیں کرتے ہیں، بعض اوقات اِسے بند کرانے کے لیے۔ کبھی کبھی دھوکا بھی دے جاتا ہے۔ ابر — جس کی ایک قِسم کو ابرِ رحمت بھی کہتے ہیں، اپنی مرضی کا مالک ہے۔ جس کھیتی پر چاہتا ہے، برس جاتا ہے۔ بے ضرورت بھی برس جاتا ہے۔ جہاں ضرورت ہو وہاں لوگ ترستے رہ جاتے ہیں۔ ایک ہی جگہ بار بار برس کر جل تھل کر دینا ٹھیک نہیں۔ لیکن ابر کو یہ بات کون سمجھائے؟

اے ابر! تو جم جم کر برس۔ تجھے برسنے سے ہم نہیں روکتے۔ لیکن یہ کیا کرتا ہے! بھرے ہوؤں کو بھرتا ہے۔ ہوش میں آ! کچھ چھینٹے ہمارے کھیتوں میں بھی ڈال جا۔

(ابنِ انشا)

سوالات

1. ''آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا'' سے کیا مراد ہے؟
2. ''ستاروں کی کثرت سے گمان ہوتا ہے جیسے میٹرک کا ریزلٹ شائع ہوا ہو''— ستاروں کی کثرت اور میٹرک کے ریزلٹ میں کیا بات یکساں ہے؟
3. مصنّف نے اپنے خاص مزاحیہ انداز میں چاند کے کیا مصرف بتائے ہیں؟
4. اپنی اونچائی پر اترانے والے پہاڑوں اور انسانوں کا کیا انجام ہوتا ہے؟
5. ابنِ انشا نے ہوا کو عجیب چیز کیوں کہا ہے؟
6. ابر کو اپنی مرضی کا مالک کیوں کہا گیا ہے؟

© NCERT not to be republished